

Posted on Kitab Nagri



کتاب نگری

[www.kitabnagri.com](http://www.kitabnagri.com)

## Posted on Kitab Nagri

اسلام علیکم!

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو

آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔ [www.kitabnagri.com](http://www.kitabnagri.com)

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، اسٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

ابھی ای میل کریں۔

[samiyach02@gmail.com](mailto:samiyach02@gmail.com)

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

[Fb/Page/Social Media Digest](https://www.kitabnagri.com)

[Fb/Pg/Kitab Nagri](https://www.kitabnagri.com)

[samiyach02@gmail.com](mailto:samiyach02@gmail.com)

[whatsapp \\_ 0335 7500595](https://www.kitabnagri.com)

Posted on Kitab Nagri

# شام وفا

شازمین مہدی

قسط نمبر 12---

وہ اس سے اور کچھ کہتی اس سے پہلے ہی آمنہ اگئی تھی۔۔۔ جبکہ ثناء بائے کہتی چلی گئی۔۔۔ یہ کیا کہہ رہی تھی۔۔۔ حاذب بھائی کی تعریف کر رہی تھی۔۔۔ اللہ خیر کریں۔۔۔ ارادے تو نیک ہیں نہ ثناء بی بی کے۔۔۔ آمنہ آنکھ مارتی بولی۔۔۔ اللہ ہی جانے۔۔۔ محترمہ کے دل میں کیا خیال آیا۔۔۔ فنکشن بہت اچھا گزرا تھا۔۔۔ واپسی پر آمنہ بھی پارینہ کے ساتھ تھی۔۔۔ کیوں کے آمنہ کے بابا اس کو لینے نہیں آئے تھے اور ماما نے کال کر کے کہہ دیا تھا وہ پارینہ کے ساتھ اجائے۔۔۔ جس وقت وہ دونوں باہر آئیں حاذب ہی ان کو لینے آیا ہوا تھا۔۔۔ کیسی ہو آمنہ۔۔۔ اللہ کا شکر ہے بھائی ٹیھک ہوں۔۔۔ اپ کیسے ہیں وہ گاڑی کی بیک سیٹ پر بیٹھتی بولی۔۔۔ الحمد للہ

بھائی ایک بات بتاؤ۔۔۔ ہوں آمنہ کا بچپن سے اُن کو طرف آنا جانا تھا اس لئے وہ حاذب سے اچھے سے بات کر لیتی تھی بغیر جھجکتے ہوئے۔۔۔ ہوں وہ احتیاط سے گاڑی کو موڑے بولا۔۔۔ وہ ہمارے اسکول کی ایک لڑکی



## Posted on Kitab Nagri

آپ کی بہت تعریف کر رہی تھی۔۔۔ اووو اچھا۔۔۔ وہ اوکو لمبا کھینچتے بولا۔۔۔ ویسے کیا کہہ رہی تھی وہ۔۔۔ وہ پارینہ کو دیکھتے بولا جو مسلسل اپنی اخروٹ رنگ آنکھوں کو بڑا کرتی گھور گھور کر آمنہ کو دیکھ رہی تھی۔۔۔ کہہ رہی تھی ہائے پارینہ تمہارہ کزن کتنا ہینڈ سم ہے۔۔۔ وہ پارینہ کو نظر انداز کرتی مزے سے بولی۔۔۔ اور پارینہ نے کیا کہا۔۔۔ وہ شرارت سے بولا۔۔۔ ہاں پارینہ تم نے کیا کہا تھا آمنہ اُس کو دیکھتی بولی کیوں کے اُس کو خود بھی نہیں پتہ تھا اس نے کیا کہا تھا۔۔۔ جب کے پارینہ آمنہ کی گز بھر کی لمبی زبان کو سنتی اس کو بتا کر پچھتا رہی تھی کے حاذب بھائی کیا سوچتے ہوں گے وہ اسکول میں اُن کی باتیں کرتی تھی لڑکیوں سے۔۔۔ کیا کہا تھا؟؟؟ آمنہ دوبارہ بولی۔۔۔ پارینہ چڑ گئی تھی پر حاذب کے سامنے کچھ بھی نہیں کہہ سکتی تھی۔۔۔ میں نے؟؟؟ وہ اپنی طرف اشارہ کرتی بولی۔۔۔ جی آپ نے۔۔۔ حاذب اُسی کو دیکھتے بولا۔۔۔ اچھے ہیں حاذب بھائی۔۔۔ بھائی لفظ سن کر حاذب کا دل بد مزہ ہوا تھا لیکن وہ پارینہ کو ٹوک نہیں سکتا تھا کے مجھے بھائی نہ کہوں۔۔۔ وہ سن کر مسکرا اٹھا پارینہ کی معصوم ادا پر جب کے آمنہ نے اب پتہ نہیں کون کون سی گفتگو چھیڑ لی تھی پارٹی کے بارے میں۔۔۔ باتوں باتوں میں گھر اچکا تھا۔۔۔

www.kitabnagri.com

پھر پارینہ کے پیپر شروع ہو گئے۔۔۔ لیکن ثناء وقفے وقفے سے اکثر حاذب کی تعریف کر دیتی کیوں کے پک اور ڈراپ وہ ہی کر رہا تھا پارینہ کو۔۔۔ کل تو آمنہ نے بھی اس کو کہہ دیا تھا یا تم اور حاذب بھائی کتنے اچھے لگتے ہو ساتھ۔۔۔ وہ لوگ پریکٹیکلز کے لئے سکول ارہی تھی۔۔۔ جب ایک کلاس فیلو اپنے کزن کی شادی کی تصاویر لے آئی وہ ہی سب دیکھ رہیں تھی۔۔۔ جب اس لڑکی نے اپنے کزن پلس منگیتر کا سب کو بتایا۔۔۔ وہ اس لڑکی



## Posted on Kitab Nagri

اور اس کے منگیتر کی اکٹھے تصویر تھی۔۔۔ کچھ لڑکیاں دونوں کے کپل کی بہت تعریفیں کر رہیں تھیں جب آمنہ نے بے ساختہ کہا یار پارینہ تم اور حاذب بھائی ساتھ کتنے پیارے لگتے ہو۔۔۔ بلکل پرفیکٹ کپل۔۔۔ آمنہ کی بات پر اُس کا دل زود سے دھڑکا تھا اُس نے کبھی ایسا نہیں سوچا تھا لیکن آج پہلی بار اس کا نام حاذب کے ساتھ لیا گیا تھا۔۔۔ ایک الگ سا احساس تھا۔۔۔ دل میں ہلچل ہوئی جس کو وہ کوئی نام نہیں دی سکی۔۔۔ اس کے بعد آمنہ اکثر اُس کو حاذب کے نام سے کچھ نہ کچھ کہہ دیتی۔۔۔ اور پارینہ کے گالوں پر لالی چھا جاتی۔۔۔ اس کا دل بدل گیا تھا۔۔۔ حاذب کو دیکھنے سوچنے کا نظریہ بدل گیا تھا۔۔۔ پہلے وہ ایک کزن تھا لیکن اب وہ کزن سے کچھ بڑھ کر تھا اُس کے لئے۔۔۔ اُس کا نام دل میں الگ کیفیت پیدا کر دیتا۔۔۔ کالج لائف میں اگر اس کو احساس ہو چکا تھا وہ حاذب سے محبت کر بیٹھی تھی۔۔۔ اور ہر روز یہ اساس بڑتا جا رہا تھا۔۔۔ اور اُس کے اس راز میں آمنہ راز دار تھی وہ جانتی تھی وہ حاذب سے کتنی محبت کرتی ہے۔۔۔ پھر حاذب انجینئرنگ کرنے کے لئے آؤٹ آف کنٹری چلا گیا۔۔۔ وہ پھر وہاں پر ہی ایک بہت مشہور کمپنی میں بہت اعلیٰ پوسٹ پر فائز ہو گیا۔۔۔ لیکن وہ ہر سال پاکستان آتا۔۔۔ لیکن کبھی پارینہ نے اپنی محبت کا اس سے اظہار نہ کیا۔۔۔ وہ نہیں جانتی تھی کہ حاذب کے دل میں کیا تھا اس کے لئے۔۔۔ لیکن اس کو پتہ تھا کہ تایا جان کی دلی خواہش تھی پارینہ کو اپنی بیٹی بنانے کی۔۔۔ لیکن وہ نازیہ تائی کے خیالات سے بھی واقف تھی کہ وہ اپنی بھائی کی بیٹی لانا چاہتیں تھی۔۔۔ لیکن تایا جان کو اس نے کہتے سنا تھا کہ جو بھی فیصلہ ہو گا وہ حاذب کا ہی ہو گا کہ وہ کیا چاہتا ہے۔۔۔ کہیں نہ کہیں اُس کو

## Posted on Kitab Nagri

امید تھی کے حاذب اسی کا ہو گا۔۔۔ رب سے مانگی دعاؤں میں تھا وہ پارینہ کی۔۔۔ لیکن حاذب کے آنے سے پہلے ہی عارب شاہ کا رشتہ اگیا۔۔۔ وہ سن کر شاک میں تھی۔۔۔ کے ایسا کیسے ہو سکتا تھا۔۔۔

-----

یسیرہ بیگم کو پریشانی لگ گئی تھی۔۔۔ ماما آپ پریشان نہ ہوں میں یا آمنہ آپ چلی جاتی ہیں کچھ دیر میں ویسے ہی بیوٹیشن لیٹ ہے۔۔۔ کچھ رسموں کے بعد پریشان آمنہ کی طرف آئی آپ جاؤ گئی یا میں۔۔۔ پریشان میں ہی جاتی ہوں کیوں کے یہاں آنٹی کو تماری ضرورت ہو گئی۔۔۔ کیوں کے ہمیں آتے ہوئے بھی آدھے گھنٹے سے اوپر ہو جائے گا اور یہاں سب مہمانوں کو آنٹی اکیلے ہینڈل نہیں کر سکتیں۔۔۔ اوکے آپ جائیں آپ۔۔۔ وہ کہتی یسیرہ بیگم کی طرف بڑھ گئی جہاں وہ اس کو اشارے سے بلواریں تھیں شاہد کسی سے ملوانا تھا۔۔۔

آمنہ پارینہ کو لینے ہی جا رہی تھی جب کسی نے اس کو بتایا کہ اس کی ماما کی اچانک طبیعت خراب ہو گئی ہے۔۔۔ وہ انہیں کی طرف اگئی جہاں سچ میں ان کی طبیعت خراب تھی اصل میں ان کو سانس کا مسئلہ تھا ابھی ایک دم سے ان کا سانس اکھڑ گیا تھا۔۔۔ ڈائیوٹر کافی دیر اس کا انتظار کرتا رہا۔۔۔ ارے پریشان تم یہاں ہو تو پارینہ کے پاس کون ہے؟؟؟ ان کے پاس آمنہ آپ ہیں وہ جلدی میں تھی اس لئے پوری بات نہ بتا سکی۔۔۔ جب کے نازیہ بیگم اس کو دیکھ کر حیران ہوئی تھیں کے کیوں کے وہ ابھی ہال پہنچی تھیں اس لئے ان کو پریشان اور آمنہ کا نہیں پتہ تھا۔۔۔ وہ پریشان پر سے توجہ ہٹا کر کسی عورت سے بات کرنے لگی تھیں۔۔۔ اس وقت ان کے سیل پر

## Posted on Kitab Nagri

ان کی بھابھی کا فون آنا شروع ہو گیا۔۔۔ شور کی وجہ سے ان کو باہر جانا پڑھا۔۔۔ ڈائیور جو اندر پوچھنے جا رہا تھا ان کو دیکھ کر روکا۔۔۔ اندر جا کر کیسے ڈھونڈوں گا اس سے اچھا ہے ان سے ہی پوچھ لیتا ہوں۔۔۔

بی بی جی اندر سے دلہن کی ماں یا کسی اور کو بلوادیں گئیں۔۔۔ نازیہ اس کی آواز پر پلٹی تھیں۔۔۔ کیوں؟؟؟ وہ اس کو گھورتے بولیں۔۔۔ وہ جی پالر جانا تھا۔۔۔ کیوں؟؟؟ وہ جی دلہن کو لے کر آنا ہے۔۔۔ وہ شاہد گاؤں کا کوئی سیدھا سادہ سا بندہ تھا اس لئے نازیہ کی ہر بات کا اچھے سے جواب دے رہا تھا۔۔۔ دلہن کی دوست ساتھ ہی ہے اس نے لے کر آنا ہے۔۔۔ جی میں پھر جاؤں؟؟؟ ہاں جاؤ۔۔۔ وہ فون پر بات کرتے بے زارگی سے بولیں۔۔۔ وہ سر ہلاتا چلا گیا۔۔۔

اب میں اندر سے دلہن اور ان کی دوست کو کیسے بلاؤں۔۔۔ ویسے میرے ساتھ تو تین لڑکیاں ہی گئیں تھیں جب ان میں سے دو واپس آگئیں پھر اور کون سی لڑکی ہے۔۔۔ پر کیا پتہ وہاں سے کوئی ساتھ انی ہو۔۔۔ یہ شہر کے لوگوں کی باتیں ہیں ہم کیا جانے۔۔۔ پر شکر تھا جس وقت وہ پارینہ لوگوں کو پالر لے کر گیا تھا راستے میں آمنہ نے پارینہ کا نمبر دے دیا تھا اور ڈائیور کا بھی لے لیا تھا کیوں کے جلدی میں آمنہ اپنا سیل گھر بھول آئی تھی۔۔۔ یہ گاڑی منور صاحب کی تھی پر ان کا ڈائیور کچھ دن پہلے اپنے گھر گیا تھا اس کی بیوی بیمار تھی۔۔۔ اور اب شادی کے دنوں میں اس نے اپنا کوئی رشتے دار بھیجا تھا کام کے لئے۔۔۔ وہ منور صاحب مبشر صاحب یا حازب کے علاوہ ابھی صرف نازیہ بیگم کو ہی جانتا تھا اور کسی کا اس کو پتہ نہیں تھا۔۔۔



## Posted on Kitab Nagri

میں بی بی جی کو کال کر لیتا ہوں اس نے فون نکل کر کال کی۔۔۔ لیکن فون میں بیلس نہیں تھا۔۔۔ پروہ نہیں جانتا تھا کہ مس کال پارینہ کو جا چکی تھی۔۔۔ پارینہ کو خود پریشانی ہونے لگی تھی کیا بات ہو گئی تھی کے آمنہ یا پریشان ابھی تک نہیں آئی تھیں۔۔۔ ایک گھنٹے سے اوپر کا وقت ہو چکا تھا۔۔۔ اس کو فل ریڈی ہوئے بھی پندرہ بیس منٹ ہو چکے تھے۔۔۔ اس نے آمنہ کو کال کی تو اس کا سیل آف جا رہا تھا۔۔۔ اس نے پریشان کو کال کی پر وہ کال ہی نہیں اٹھا رہی تھی۔۔۔ شاہد کیسی رسم میں بزی ہوں۔۔۔ وہ پریشانی سے سیل کو دیکھ رہی تھی جب اس کے سیل نے وٹیشن کی۔۔۔ نمبر تو ڈائیور کا تھا۔۔۔

پارینہ کو حازب کی کزن نے حازب کے روم میں چھوڑ گئی تھیں۔۔۔ روم دیکھ کر پارینہ خود خیران تھی اگر حازب خوش نہیں تھا تو یہ سب کیا تھا ایسا لگ رہا تھا جیسے وہ موسم بہار میں کسی خوبصورت باغ میں اگئی ہو۔۔۔ سیڑھیوں سے دروازے تک سفید اور پنگ پھولوں کی راہداری بنائی گئی تھی۔۔۔ اندر سے سارے روم کو ویسے ہی پھولوں سے سجایا گیا تھا۔۔۔ حازب کے روم کو بہت ہی خوبصورت اور منفرد رنگ کے پھولوں سے۔۔۔ ڈیکوریشن کی گئی تھی۔۔۔ وائٹ پھولوں کے بو کے بنائے گئے تھے جن میں پنگ رنگ کا بھی استعمال تھا۔۔۔ ویسے ہی حازب کا روم وائٹ اور گولڈ کمبینیشن کا تھا۔۔۔ یہ رنگ بہت ہی الگ منظر پیش کر رہے تھے۔۔۔

## Posted on Kitab Nagri

کینڈل کی روشنی ماحول کو بے حد روشن بنا رہی تھی جب شادی کے لئے راضی نہیں تھے تو اس سب کا کیا فائدہ  
۔۔۔ وہ روم پے ایک نظر ڈالتی بیڈ سے اٹھ کھڑی ہوئی۔۔۔ لڑکیاں اس کو روم میں بیٹھا کر جا چکیں تھیں  
۔۔۔ پارینہ اس وقت حاذب کا سامنہ نہیں کرنا چاہتی تھی اس لئے اٹھ کر ڈریسنگ مرر کے سامنے آگئی۔۔۔ ابھی  
اس نے اپنے دوپٹے سے ساری پنہ نکل کر دوپٹہ ایک سائیڈ پر رکھتے مانگ ٹیکا پر ہاتھ رکھا ہی تھا کہ اسی وقت  
حاذب اندر روم میں داخل ہوا۔۔۔ وہ تو اس کو اپنی سیج پر بیٹھے سوچ کر مسکراتا آیا تھا پر وہ تو اس پر موجود ہی  
نہیں تھی بلکہ وہ تو اس کے آنے کا انتظار کیے بنا ہی اپنے کیے گئے ہار سنگھار کو اس کو سراہنے کا موقع دیا بنا ہی ختم  
کر رہی تھی۔۔۔ پارینہ اس کو نظر انداز کرتی دوبارہ اپنے کام میں مصروف ہوئی پر اس سے پہلے وہ ٹیکا اپنے ماتھے  
سے جدا کرتی حاذب نے اس کو بازو سے پکڑ کر اپنی طرف کھینچا تھا۔۔۔ وہ سیدھی اس کے سینے سے لگی۔۔۔ یہ  
کیا بد تمیزی ہے۔۔۔ پہلے ہی اس کو روم میں داخل ہوتے دیکھ کر دل نے بغاوت کی تھی۔۔۔ اب اس کی قربت  
۔۔۔ وہ لال ہوا اٹھی۔۔۔ اور اس کو کیا نام دو گئی جو تم خود کر رہی تھی۔۔۔ حاذب نے اس کی کمرے میں بازو  
حائل کرتے اس کو بے حد قریب کر لیا تھا۔۔۔ دوسرے ہاتھ سے اس کی بندی کو ٹھیک کیا تھا جو ایک سائیڈ پر ہو  
گئی تھی۔۔۔ اس کے ہاتھ کے لمس پر پارینہ کسکسائی تھی۔۔۔ وہ اس سے الگ ہونے کے لئے مزاحمت کرتی  
اس سے پہلے حاذب نے جھک کر اس کے تل پر اپنے لب رکھے تھے۔۔۔ پارینہ تو سکت رہ گئی پل کا کھیل تھا  
سب اس کی سمجھ سے باہر ہو رہا تھا۔۔۔

پارینہ کی گرفت حاذب کی شرٹ پر مضبوط ہوئی تھی۔۔۔ پارینہ

## Posted on Kitab Nagri

Do you believe in miracles???

حاذب اس کی آنکھوں میں دیکھتا بولا۔۔ تمہارہ میری زندگی میں آنا کسی معجزے سے کم نہیں ہے۔۔۔ وہ کیا کہہ رہا تھا پارینہ تو ساکت تھی اس کی سمجھ سے باہر تھا وہ کیا کہنے جا رہا تھا۔۔۔

میں تم سے آج یا کل سے نہیں بلکہ بچپن سے محبت کرتا ہوں۔۔۔ اس کی بات پر پارینہ نے پوری آنکھوں کھول کر دیکھا تھا۔۔۔ حاذب اس کی آنکھوں میں خیریت انگیز تاثرات دیکھ کر دھیمے سے مسکرایا۔۔۔ ساتھ ہی اس کو لئے بیڈ پر آیا تھا پارینہ کو بیٹھا کر خود اُس کے سامنے بیٹھ گیا۔۔۔ پارینہ کے دونوں ہاتھ حاذب کی مضبوط ہاتھوں کی گرفت میں تھے۔۔۔ ہاں پارینہ یہ سچ ہے میں تم سے محبت کرتا ہوں بلکہ عشق کرتا ہوں۔۔۔ میں نے کبھی اظہار نہیں کیا کیوں کے میں ہمیشہ سے جانتا تھا تم صرف میری ہی ہو پر میرا یہ مان ٹوٹ گیا جس دن میں نے تمہاری منگنی کا سنا۔۔۔ میں ہمیشہ سے چاہتا تھا تم پہلے اپنی سٹڈی کمپلیٹ کرو اس کے بعد میں اپنی فیلنگ تم سے شیر کروں گا۔۔۔ اس بار میں پاکستان یہ سوچ کر آیا تھا کہ اچانک آ کر سب کو سر پر انز دوں گا۔۔۔ اور پھر جانے سے پہلے منگنی یا نکاح کر کے جاؤں گا پر یہاں آ کر تو میں خود شک ہو گیا۔۔۔ میں نے کیا سر پر انز دینا تھا میں تو خود سر پر انز ہو گیا۔۔۔ پارینہ کو وہ دن اچھے سے یاد تھا جس دن اس کی منگنی ہوئی تھی عارب شاہ سے ٹھیک اُسی کے دوسرے دن حاذب پاکستان آیا تھا بنا کسی کو بتائے۔۔۔ وہ سب شام کی چائے پی رہیں تھے۔۔۔ نازیہ بیگم اپنے کسی عزیز کی طرف گئیں تھی ایک دن رکنا تھا انہوں نے۔۔۔ جبکہ ان کے جانے کے بعد



## Posted on Kitab Nagri

منور صاحب ان کی طرف ہی تھے۔۔۔ جبکہ اچانک حاذب گھر میں داخل ہوا تھا سب سے پہلے پر یہاں کی نظر اس پر پڑی تو خوشی سے وہ اچھل پڑی تھی حاذب بھائی اس کی پکار پر سب نے مین ڈور کی طرف دیکھا تو حاذب اپنی زندگی سے بھرپور مسکراہٹ کے ساتھ وہاں موجود تھا۔۔۔ اس کو دیکھ کر جہاں سب خوش ہوئے وہاں پر ہی پارینہ کے دل کی دھڑکن تیز ہوئی آنسوؤں تیزی سے آنکھوں میں آئے جس سے ہر چیز دھندلی سی ہو گئی تھی۔۔۔ پر کسی کی بھی اس وقت اس پر نظر نہیں تھی۔۔۔ وہ سب حاذب سے مل رہے تھے جب وہ چپکے سے وہاں سے اٹھ کر اندر چلی گئی تھی اور کسی نے بھی اس کا جانا نوٹ نہیں کیا تھا۔۔۔ ارے حاذب بچے آپ نے تو سر پر انز کر دیا۔۔۔ بتایا بھی نہیں آنے سے پہلے۔۔۔ جی چچی جان آپ سب کو سر پر انز دینا چاہتا تھا۔۔۔

تو حاذب بھائی پھر ہمارے پاس بھی ایک سر پر انز ہے آپ کے لئے۔۔۔ پر یہاں اس کو دیکھتی بولی۔۔۔ اچھا وہ کیا۔۔۔ ابھی نہیں بتاؤ گئی وہ مزے سے بولی۔۔۔ بچے آپ اس کو چھوڑوں آپ پہلے فریش ہو جاؤں میں نسیم سے کھانے کا کہتی ہوں۔۔۔ نہیں چچی جان میں کھانا نہیں کھاؤں گا اصل میں رستے میں ہم نے کھانا کھا لیا تھا۔۔۔ سیلمان لینے گیا تھا۔۔۔ منور صاحب بیٹے کو دیکھتے بولے۔۔۔ جی۔۔۔ ویسے میں پہلے فریش ہو لوں پھر آپ سب کے ساتھ بیٹھتا ہوں وہ اٹھتا بولا۔۔۔ بابا جان امی کب تک آئیں گئیں۔۔۔ اج رکنے کا کہہ کر گئیں تھیں۔۔۔ ہوں۔۔۔ وہ سیڑھیوں کی طرف جاتے ادھر ادھر دیکھ رہا تھا پر وہ دشمن دل کہیں نہیں تھیں جو نظر آتی

## Posted on Kitab Nagri

۔۔۔ حاذب جب تک فریش ہو کر ماں سے بات کر کے واپس آیارات گہری ہو چکی تھی۔۔۔ یسیرہ بیگم نسیم کے ساتھ مل کر خود حاذب کی پسند کا کھانا بنا چکیں تھیں۔۔۔ جب کے پارینہ بھی ساتھ ہی تھی۔۔۔ پارینہ آپنی اپ کی آنکھوں کو کیا ہوا۔۔۔ پر یہاں چاکلیٹ کھاتی اس کو دیکھتی بولی جو گلابی ہوتی آنکھوں کو جھکائے سلا دینا رہی تھی۔۔۔ پر یہاں کی بات پر یسیرہ بیگم نے بھی اس کو دیکھا۔۔۔ پارینہ ایک دم اس کی بات پر گڑبڑا گئی کچھ بھی تو نہیں پیاز کاٹا ہے نہ وہ نظریں چوڑاتی بولی۔۔۔ ہوں۔۔۔ پر یہاں تو چلی گئی پر یسیرہ بیگم ماں تھی ان کو کچھ تو عجیب لگا۔۔۔ پارینہ۔۔۔ جی ماما۔۔۔ کوئی بات ہے بیٹا۔۔۔ نہیں تو۔۔۔ وہ اپنے لہجے کو نارمل کرتی بولی۔۔۔ کوئی مسئلہ ہے تو آپ مجھے سے شئیر کر سکتی ہوں میں آپ کی ماں ہونے کے ساتھ ساتھ آپ کی دوست بھی ہوں۔۔۔ نہیں ماما کوئی بات یا مسئلہ نہیں ہے۔۔۔ ہوں۔۔۔ وہ پتہ نہیں کس حد تک ان کو مطمئن کر سکی تھی پر وہ اپنے کام میں پھر سے مصروف ہو چکیں تھی۔۔۔ پارینہ بھی ٹیبل سیٹ کرنے لگی تھی۔۔۔ حاذب بچے آپ یہ لو یسیرہ بیگم حاذب کو سندھی بریانی کی ٹرے دیتی بولیں۔۔۔ حاذب بھائی اس بار آپ نے آنے سے پہلے بتایا بھی نہیں۔۔۔ پر یہاں منہ بناتی بولی۔۔۔ ارے گڑیا فکر نہیں کرو تمہاری چیزیں لے کر آیا ہوں۔۔۔ تھینکس بھائی وہ حاذب کی بات پر خوش ہوتی بولی۔۔۔ بھائی آپ کو پتہ ہے پارینہ آپنی کی شادی ہے۔۔۔ پر یہاں کا کہنا تھا کہ حاذب کو لگا اس نے کچھ غلط سنا ہے جب کے پارینہ کا سانس سینے میں اٹکا تھا۔۔۔ جب کے اس کی بات پر باقی سب مسکرائے تھے۔۔۔ کیا کہا؟ وہ پر یہاں کو دیکھتے بولا۔۔۔ اُس کو یقین تھا اُس نے ضرور کچھ غلط سنا ہے۔۔۔ بھائی بولا ہے کے پارینہ آپنی کی شادی ہے۔۔۔ واٹ؟ (؟)

## Posted on Kitab Nagri

اس کو تو چار سو چالیس والٹ کا جھٹکا لگا تھا۔۔۔ سن کے ایسا کیسے ہو سکتا تھا۔۔۔ پارینہ کسی اور کی کیسے ہو سکتی تھی۔۔۔ اس کی آواز اچھی خاصی اونچی ہو چکی تھی۔۔۔ جس ہر سب نے اس کی طرف دیکھا۔۔۔ اتنی جلدی پارینہ کی تو ابھی سٹڈی بھی کمپلیٹ نہیں ہوئی۔۔۔ حاذب خود پر قابو پاتے بولا۔۔۔ ہو جائے گی وہ لوگ کون سا روک رہے ہیں۔۔۔ منور صاحب کسی اور کے بولنے سے پہلے ہی بول اٹھے تھے۔۔۔ حاذب کو خود پر کنٹرول کرنا پڑا جب کے دل دماغ میں الگ جنگ چھڑ چکی تھی۔۔۔ حاذب نے پارینہ کو دیکھا جو سر جھکائے اپنی بریانی کی پلیٹ پر جھکی ہوئی تھی وہ اس کے چہرے کے تاثرات دیکھنے سے قاصر تھا۔۔۔ دو چار زہر مار نوالے لے کر اٹھا۔۔۔ بیٹا کھانا تو ٹھیک سے کھالو۔۔۔ نہیں چچی جان اب گنجائش نہیں۔۔۔ اب وہ کیا کہتا جو سر پر اتڑ دیا ہے آپ سب نے اُسے اس سے اس کی بھوک پیاس مار گئی تھی۔۔۔ نازیہ بیگم تو رات کو ہی واپس آنا چاہتیں تھیں لیکن منور صاحب نے منع کر دیا تھا۔۔۔ ٹھکاوٹ کا کہہ کے حاذب روم میں چلا گیا تھا۔۔۔ پر کوئی نہیں جانتا تھا کہ یہ رات اُس کے لئے کتنی بھاری تھی جس کو بچپن سے چاہا تھا وہ کسی اور کی ہو گئی یہ سوچ سوچ کر ہی اس کا سر درد سے پھٹا جا رہا تھا۔۔۔ کیا کیا سوچ کر وہ پاکستان آیا تھا کہ اس بار وہ اپنی محبت کا پارینہ کے سامنے اظہار کرے گا۔۔۔ پر کیا ہو گیا تھا۔۔۔ دوسری طرف پارینہ کا حال بھی حاذب سے الگ نہیں تھا۔۔۔ پانچ سال سے جس سے ٹوٹ کر محبت کی تھی وہ اپنا نہیں بن سکا تھا۔۔۔ دونوں ہی ایک دوسرے کے جذبات سے انجان تھے۔۔۔ پر دونوں کی منزل دونوں کا درد دونوں کی تکلیف ایک ہی تھی۔۔۔ یہ رات دونوں کے لئے تڑپ، درد بھری رات تھی۔۔۔



## Posted on Kitab Nagri

ارے حاذب بچے آپ کی آنکھیں کیوں اتنی لال ہو رہیں ہیں یسیرہ بیگم حاذب کو دیکھتے بولیں۔۔۔ چچی وہ جگہ چنچ ہوئی ہے نہ شاہد اس لئے رات کو نیند ٹھیک سے نہیں لے پایا۔۔۔ وہ جو س کا گلاس لبوں سے لگاتے بولا۔۔۔ پارینہ سر جھکائے ناشتہ کر رہی تھی۔۔۔

انگلیجمنٹ کی مبارک ہو پارینہ۔۔۔ حاذب بے نام سی مسکراہٹ لبوں پر سجائے بولا۔۔۔ پارینہ تو مسکرا بھی نہ سکی تھی۔۔۔ آنسوؤں چپکے سے اُس کی آنکھ سے گرا جو سر جھکائے ہونے کی وجہ سے کوئی نہ دیکھ سکا۔۔۔ پارینہ بغیر جواب دیے اٹھ کر چلی گئی ماما لگتا ہے آپ شرمائیں ہیں۔۔۔ پر یہاں اپنی طرف سے اندازہ لگتے بولی۔۔۔ جب کے یسیرہ بیگم کسی سوچ میں تھیں۔۔۔ وہ کل سے الجھن میں تھیں۔۔۔ کیا وہ جو سوچ رہیں تھیں وہ ٹھیک تھا یا صرف ان کے من کا وہم۔۔۔

دن ایک ایک کر کے گزر گئے تھے لیکن پارینہ اور حاذب کا سامنا نہ ہو سکا۔۔۔ پارینہ نے یونی سے کچھ دن کی چھٹیاں لے لی تھی۔۔۔ نازیہ بیگم حاذب کے صدقے واری جارہیں تھیں لیکن اپنے بیٹے کی آنکھوں میں چھپے راز کو نہ جان پائی۔۔۔ یسیرہ بیگم نے پارینہ سے ایک دو بار باتوں باتوں میں پوچھا تھا پر اس نے ماں کو ہر بار مطمئن کر دیا۔۔۔ البتہ یسیرہ بیگم حاذب سے بھی بات کرنا چاہتی تھی لیکن اس کا موقع ہی نہ مل سکا اُن کو۔۔۔ اور شادی کا دن آگیا۔۔۔

## Posted on Kitab Nagri

تمہیں پتہ ہے پارینہ میری زندگی کی سب سے بُری رات تھی وہ بہت تکلیف محسوس کر رہا تھا پر بتا نہیں پایا تمہیں وہ اپنے دل پر ہاتھ رکھتا بولا۔۔۔ "زندگی میں پہلی بار حاذب ملک رویا تھا اُس رات پارینہ مبشر کے لئے"۔۔۔ پارینہ کو اس کی آنکھوں کی لالی یاد آئی۔۔۔ اور اگر میں سچ میں آپ سے جدا ہو جاتی تو۔۔۔ حاذب نے تڑپ کر اس کی طرف دیکھا تھا۔۔۔ "مر جاتا میں" اور "آپ سے پہلے میں مر جاتی" اگر آپ کو کچھ ہوتا تو۔۔۔ پارینہ اس کے سینے سے لگتی دھیمی سی آواز میں بولی۔۔۔ جب کے اس کی بات پر حاذب شکوہ تھا۔۔۔ پارینہ جو میں سمجھ رہا ہوں کیا وہ سچ ہے۔۔۔ اس کی حیرت میں ڈوبی آواز کو سن کر پارینہ مسکرا اٹھی۔۔۔ یہ سچ ہے میں آپ سے محبت کرتی ہوں۔۔۔ وہ اس کے سینے میں چہرہ چھپاتی بولی۔۔۔ اومائی گاڈ۔۔۔ پارینہ حاذب نے اس کے گرد حصار اور تنگ کیا تھا۔۔۔

تمہیں پتہ ہے میں بہت غصے میں تھا۔۔۔ وہ کیوں۔۔۔ پارینہ اس کے سینے سے سر اٹھاتی بولی۔۔۔ میں نے تمہاری اور آمنہ کی باتیں سن لیں تھیں۔۔۔ کب؟؟؟ اج جب تم آمنہ سے کہہ رہی تھی کے میں نے تم سے خاندان کی عزت بچانے کے لئے شادی کی ہے۔۔۔ سچ میں بتا نہیں سکتا مجھے کتنا غصہ آیا تھا سن کے دل کیا دو لگا دوں تمہیں۔۔۔ پھر سوچا رات کو تمہارے دماغ ٹھکانے لگاؤں گا۔۔۔ پر ابھی تمہارے اظہار نے دل کو سکون دے دیا۔۔۔ اب مجھے تھپڑ لگانے والے تھے۔۔۔ اس کی سوئی دو لگانے پر اٹکی تھی۔۔۔ ایک دم حاذب سے دور ہوئی

## Posted on Kitab Nagri

-- تو اور کیا تم ایسا سوچ بھی کیسے سکتی تھی۔۔۔ چلو تمہیں میری محبت کا نہیں پتہ تھا لیکن تم مجھے ویسے بھی تو جانتی تھی نا۔۔۔ اتنا نہیں پتہ تمہیں کے میں تمہارے بارے میں کچھ غلط سوچ سکتا ہوں مجھے تم پر یقین تھا بلکہ خود سے بھی زیادہ۔۔۔ اور اگر مجھے تم پر یقین نہ ہوتا تو کوئی مجھے تم سے شادی پر مجبور نہیں کر سکتا تھا۔۔۔ میں نے اس وقت شادی کا اس لئے کہا تھا کیوں کے میں تمہاری آنکھوں میں آنسو نہیں دیکھ سکتا تھا جو گھٹیا لوگوں کی سوچ کی وجہ سے آئے تھے۔۔۔ نہ کے تم نے کوئی غلط کام کیا تھا جو عزت بچانے کے لئے کرتا۔۔۔ اور جو آپ اس رات تایا جان اور بابا جان سے بات کر رہے تھے۔۔۔ کس رات۔۔۔ امنہ کے نکاح سے ایک دن پہلے۔۔۔ جب آپ تایا جان بابا جان اور ماما روم میں تھے۔۔۔ میں نے خود آپ کو کہتے سنا تھا کہ آپ واپس جانا چاہتے ہیں۔۔۔ اور آپ کو شادی نہیں کرنی۔۔۔ او خدا کی بندی۔۔۔ پہلے پوری بات تو سن لیا کرو۔۔۔ اصل میں میں صرف تین ہفتے کی چھٹی پر آیا تھا۔۔۔ جو کے گزر گئی تھی اور میری واپسی میں صرف تین دن رہ گئے تھے۔۔۔ بابا جان چاہتے تھے کے میں ایک دو ماہ کی لیو لے لوں پر ایسا ممکن نہیں تھا۔۔۔ میں نے اپلائی کیا تھا پر منظور نہیں ہو پائی اپلیکیشن۔۔۔ بابا سن کر غصے میں آگئے اور کہنے لگے کے میں یہ جاب ہی چھوڑ دوں۔۔۔ جو کے میں ہر گز نہیں کر سکتا اس لئے میں نے چچی اور چچا جان سے بات کی تھی کے وہ بابا کو سمجھیں۔۔۔ بابا کے غصے کا تو تمہیں پتہ ہے۔۔۔ اس لیے مجھے بھی کچھ غصہ اگیا تو میں نے کہہ دیا کے ابھی میں چلا جاتا ہوں ویسے بھی تمہارے فائل ہیں اگلے ماہ تو اس کے بعد رخصتی رکھ لیتے ہیں۔۔۔ پر قسمت اب ہم دونوں کو اور دور نہیں رہنے دینا چاہتی تھی اس لئے میری اپلیکیشن اپروں ہوگی



## Posted on Kitab Nagri

۔۔۔ اور مجھے ایک ماہ کی چھٹی اور مل گئی۔۔۔ تم چچی سے پوچھ لیتی یا مجھے سے۔۔۔ پر نہیں تم تو اکیلی ہی آنسوں بہاتی رہی ہو گی۔۔۔ اس کی بات پر پارینہ نے سر ہاں میں ہلا دیا۔۔۔ پاگل ہو تم سچی۔۔۔ وہ اُس کو پھر سے ساتھ لگاتا بولا۔۔۔ اپ نے کبھی اپنی محبت کا اظہار کیوں نہیں کیا۔۔۔ اگر میں سچ میں کسی اور کی ہو جاتی تو؟؟؟ میں تمہاری سٹڈی کمپلیٹ ہونے کا انتظار کر رہا تھا میں نہیں چاہتا تھا تمہارہ مانند کنورٹ ہو۔۔۔ اور دوسری بات اپنے رب سے تمہیں تہجد میں مانگا تھا رب سے۔۔۔ کسی اور کا کیسے کرتا۔۔۔ اتنی محبت کرتے ہیں۔۔۔ ہاں اس سے بھی کئی گنا زیادہ۔۔۔ الفاظ میں بیاں نہیں کر سکتا۔۔۔ پر میں کبھی یہ کیوں نہیں سمجھ پایا کہ تم بھی مجھ سے محبت کرتی ہو۔۔۔ وہ اس لئے کیوں کے میں نے کبھی ظاہر ہی نہیں ہونے دیا۔۔۔ پارینہ مسکراہٹ دباتی بولی۔۔۔ ویسے پتہ تو آپ نے بھی نہیں چلنے دیا تھا۔۔۔

ار قم شاہ تم جانتے ہو ایسا نہیں ہو سکتا۔۔۔ نگین بیگم کبھی اُس لڑکی کو اپنی بہو تسلیم نہیں کریں گئیں۔۔۔ اور میں کسی اور کو اپنی بیوی ہونے کا رتبہ نہیں دوں گا۔۔۔ میں فیصلہ کر چکا ہوں اگر اس گھر کی کوئی بہو بنے گی تو وہ صرف شمرانہ ہو گی نہیں تو کوئی اور نہیں۔۔۔ ار قم کا لہجہ دو ٹوک تھا۔۔۔ اور اسحاق شاہ جانتے تھے اب وہ اپنے فیصلے سے کبھی بھی پیچھے نہیں ہٹے گا چاہئے کچھ بھی ہو جائے۔۔۔ اگر نگین بیگم ضدی تھی تو ار قم بھی انہیں کا بیٹا تھا۔۔۔ ویسے تو وہ بہت کم غصے میں آتا یا ضد کرتا پر جب وہ اپنی بات پر اڑ جاتا تو پھر چاہے جو بھی ہو جائے وہ کبھی

## Posted on Kitab Nagri

اپنی بات سے پیچھے نہیں ہٹا تھا۔۔۔ اور اب وہ اپنی بات پر ڈٹ گیا تھا۔۔۔ نگین کی اس سے کل کے بعد ابھی تک اس بارے میں بات نہیں ہوئی تھی۔۔۔ اس لئے آج اسحاق شاہ خود اس کے پاس آئے تھے۔۔۔ ار قم ہماری سوسائٹی میں ہر طرح کی لڑکی ہے آپ ایک بار دیکھوں تو صحیح۔۔۔ تم یہاں جس سے کہوں گے ہم ہماری اسی سے شادی کر دیں گے۔۔۔ سوری ڈیڈ میں کسی اور سے شادی نہیں کر سکتا۔۔۔ وہ ٹیبل سے گاڑی کی اور فون لیتا اٹھ کھڑا ہوا۔۔۔ اوکے ڈیڈ میں کسی ضروری کام سے جا رہا ہوں آپ سے پھر ملاقات ہوگی آپ اگر ہو سکے تو مام کو سمجھا دیجئے گا۔۔۔ کے میں اپنی بات سے نہیں ہٹوں گا اور اگر اس گھر کی بہو کوئی ہوگی تو وہ صرف شمرانہ ہوگی۔۔۔



آپ نے بات کی ار قم سے؟ ہاں کی تھی پر تم جانتی ہو وہ کبھی نہیں مانے گا۔۔۔ میں ماں ہوں اس کی میری بات اس کو ماننی ہو گئی۔۔۔

سوری مام آپ کا ہر حکم سر آنکھوں پر۔۔۔ پر میں یہ نہیں مان سکتا۔۔۔ نگین بیگم اور اسحاق شاہ ناشتے کی ٹیبل پر باتیں کر رہے تھے جب نگین کی بات پر روم سے آتا ار قم بولا۔۔۔ آخر کیا ہے اس گاؤں کی لڑکی میں خویہاں کی لڑکیوں میں نہیں۔۔۔ وہ غصے سے بولیں۔۔۔ کیا یہ کم ہے کے وہ ار قم شاہ کی محبت ہے۔۔۔ ایسے کون سے

## Posted on Kitab Nagri

سرباب کے پر لگے ہیں اس کو جو تہمیں اس سے محبت ہو گی۔۔۔ ایسا کیا دیکھ لیا تم نے اس میں؟ پاکیزگی، شرموں، حیا، باکرداری، جو سوری ٹو سے پر میں نے کبھی یہاں کی لڑکیوں میں نہیں دیکھی۔۔۔ وہ ماں کو دیکھتے سنجیدہ انداز میں بولا۔۔۔ مام مجھے ایک ایسی لڑکی چاہئے جو باکردار ہونے کے ساتھ ساتھ وفادار بھی ہو۔۔۔ نہ کے مجھے میک اپ کی چلی پھرتی کوئی دوکان چاہئے۔۔۔ وہ کوئی اور بات کرتا اس سے پہلے اس کے فون نے اس کو اپنی طرف متوجہ کر لیا تھا وہ ایکسیوز کرتا وہاں سے چلا گیا۔۔۔ بیگم آپ ہی مان جائیں زندگی اُس کی ہے اس لئے فیصلہ بھی اُسی کو کرنے دیں۔۔۔ اسحاق شاہ نے نگین کو کچھ نرم پڑتے دیکھ کر کہا۔۔۔

پر یہان، تھیکس مجھے اتنا خاص تحفہ دینے کے لئے۔۔۔ میری زندگی میں آنے کے لئے عارب اس کے گرد حصار قائم کرتے محبت سے چور لہجے میں بول رہا تھا جب کے پر یہان لال ہو چکی تھی۔۔۔ ایک عجیب سا اساس محسوس ہو رہا تھا ماں بنے کا۔۔۔ یاسمین شاہ صدقہ خیرات کر چکیں تھی اور ابھی کچھ دیر پہلے یسیرہ بیگم کو کال کر کے خوش خبری دی تھی۔۔۔ شاہ مینشن میں ہر طرف خوشی کی لہر دوڑ گئی تھی۔۔۔ عارب کے ہر ہر انداز سے اُس کی خوشی محسوس کی جاسکتی تھی۔۔۔ پاب بنے کا اساس ہی اتنا خوبصورت تھا کے وہ بیاں نہیں کر سکتا تھا آج کے عارب شاہ اور پہلے کے عارب شاہ میں زمین آسمان کا فرق لگ رہا تھا۔۔۔

مم۔۔۔۔۔م۔۔۔۔۔مجھے۔۔۔۔۔نیند آئی ہے۔۔۔۔۔پارینہ نے حاذب کی آنکھوں میں خمار دیکھتے  
منمناتے کہا تھا۔۔۔پر مجھے نہیں آئی۔۔۔وہ اس کی خوبصورت گردن پر محبت کی مہر ثبت کرتے خمار آلودہ لہجے  
میں بولا۔۔۔اس کے لمس پر پارینہ کی کمر میں سنسنی خیز لہر دوڑ گئی۔۔۔ہاتھوں میں واضح طور پر لرزش تھی  
۔۔۔جو حاذب کو اچھے سے محسوس ہو رہی تھی۔۔۔حاذب کی گرم سانسیں پارینہ کو چہرے کے ایک ایک نقش  
کو چھو رہی تھیں۔۔۔ایک اور محبت کی کہانی انجام پذیر ہونے جا رہی تھی۔۔۔محبت کو منزل مل گئیں تھیں  
۔۔۔دونوں نے ایک دوسرے کو پانے کے لئے صبر کیا تھا اور خدا صبر کرنے والے کو بے ثمر نہیں کرتا  
۔۔۔رات دیرے دیرے سرکتی ہوئی دونوں کو ایک دوسرے کی محبت میں سراب کر رہی تھی۔۔۔



## Posted on Kitab Nagri

پارینہ کی آنکھ کھلی تو حاذب پہلو میں گہری نیند میں تھا۔۔۔ پارینہ کے لبوں پر مسکراہٹ بکھر گئیں۔۔۔ رات حاذب نے محبت کے اتنے پھول اس پر برسائے تھے کہ وہ سب بھول گئی یہاں تک ہر غلط فہمی کو جو اس کو حاذب کو لے کر ہوئی تھی۔۔۔ جان من کیا سوچ کر اکیلے اکیلے مسکرایا جا رہا ہے۔۔۔ پارینہ نے حیرانگی سے اس کی طرف دیکھا آپ سو نہیں رہے اس کو حیرانی ہو رہی تھی کہ کچھ پل پہلے تو گہری نیند میں تھے۔۔۔ جان من جب صبح صبح خوبصورت بیوی اتنے پیار سے دیکھ رہی ہو تو کون کافر گہری نیند سو سکتا ہے حاذب نے ہاتھ پارینہ کی کمر میں جمائل کرتے بولا آنکھیں ابھی بھی بند ہی تھیں۔۔۔ اس کی بات پر پارینہ شرم سے لال ہوئی۔۔۔ زندگی کی نئی صبح مبارک ہو۔۔۔ اس نے دھیمے سے پارینہ کے کان کی لو کو چومتے سرگوشی کی تھی۔۔۔ اپ کو بھی پارینہ نے پُر سکون ہوتے سر اس کے کندھے پر رکھتے کہا تھا۔۔۔ سب کچھ کتنا اچھا کتنا حسین خواب سا ہو گیا تھا جس کو چاہا وہ مل گیا۔۔۔ درمیان میں کچھ پل آئے تھے جدائی کے جس میں وہ بہت روئی تڑپی تھی۔۔۔ لیکن اپنی تڑپ صرف اپنے رب سے شئیر کی تھی۔۔۔ اور دلوں کا سکون تو صرف اللہ کے پاس ہی ہے۔۔۔ اس نے آنکھیں بند کرتے خدا کا شکر ادا کیا تھا۔۔۔ حاذب نے آنکھوں کو وال کرتے پارینہ کی جھکی ہوئی آنکھوں کو دیکھا پھر دیر سے باری باری دونوں آنکھوں کو چومتے لب اس کے تل پر رکھے تھے۔۔۔ وہ مزید رومٹک ہو جاتا۔۔۔ اس سے پہلے پارینہ بول اٹھی حاذب اٹھ جائیں نماز قضاء ہو جائے گئی اور آج تو اپنے رب کا

## Posted on Kitab Nagri

شکر بھی ادا کرنا ہے وہ اس کو پیچھے کرتی ہلکے سے منمنائی۔۔۔ اوکے جانِ من حاذب اُس کے ماتھے پر بوسہ دیتے پیچھے ہوا۔۔۔

-----

ایک سپ اور لے لو نہیں سچی زرہ دل نہیں کر رہا شاہ۔۔۔ پلیز میرے لئے۔۔۔ نہیں شاہ میں ایک سپ لوں گئی تو مجھے پھر سے قہ ہو جائے گی۔۔۔ نہیں ہو گی میں نے جو میڈیشن دی ہے وہ ڈاکٹر نے اس لئے ہی دی تھی۔۔۔ عارب کب سے پر یہان کو جو س پلانے کی کوشش کر رہا تھا پر وہ اسی ڈر سے نہیں پی رہی تھی کہ جو بھی وہ پچھلے ایک گھنٹے سے پیتی اُس کو فوراً واش روم میں جانا پڑتا۔۔۔ عارب بھی پریشان ہو گیا تھا اچھا خاصا۔۔۔ اُس نے ڈاکٹر کو کال کی تھی جب اس نے کہا کہ وہ کسی کو بھیج دیں وہ ووٹنگ کی میڈیشن بیجھ دیتی ہیں۔۔۔ اور دس منٹ پہلے عارب نے وہ ہی پر یہان کو دی تھی لیکن اس کو لگ رہا تھا کہ اب پھر ایسا ہی ہو گا۔۔۔ یا سمین شاہ بھی پاس ہی تھی وہ عارب اور پر یہان کو دیکھ کر مسکرا اٹھیں۔۔۔

کیسے عارب پر یہان کی کیئر کر رہا تھا۔۔۔ ورنہ عارب شاہ اور وہ بھی کسی کے خزرے برداشت کرتا۔۔۔ ایسا کیسے ہو سکتا تھا لیکن یہ تو عارب شاہ کی پرنس تھی اُس کی جان۔۔۔

جاری ہے۔۔۔

## Posted on Kitab Nagri

اسلام علیکم

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو

[www.kitabnagri.com](http://www.kitabnagri.com) آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، اسٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

ابھی ای میل کریں۔

[samiyach02@gmail.com](mailto:samiyach02@gmail.com)

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

[Fb/Page/Social Media Digest](#)

[Fb/Pg/Kitab Nagri](#)

[samiyach02@gmail.com](mailto:samiyach02@gmail.com)